گناہ میں گرنا

انسان کی تخلیق سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا جو اس کے حکم کے مطیع اور فرمانبردار تھے۔ لیکن انہی میں سے ایک نے تکبر کیا اور اپنے رب کے حکم کے خلاف بغاوت کی۔ یہی فرشتہ شیطان اور ابلیس کہلایا۔

اسی ملعون نے حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کو بہکانے کی کوشش کی۔ باغِ عدن میں اس نے ایک سانپ کا سہارا لے کر حضرت حواؑ سے بات کی اور انہیں اس درخت کا پھل کھانے پر آمادہ کیا جس سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا تھا۔ اس نے یہ وسوسہ ڈالا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بڑی نعمت سے محروم کر رکھا ہے اور یہ کہ اگر وہ اس درخت کا پھل کھائیں گے تو کبھی نہ مریں گے بلکہ ایک خاص علم حاصل کریں گے اور آزاد ہو جائیں گے۔

یہ شیطان کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا جھوٹ تھا۔ حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو چیلنج کر رہا تھا اور یہ الزام لگا رہا تھا کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ اچھا حاکم نہیں ہے اور اپنی مخلوق کی بھلائی نہیں چاہتا۔

حضرت حواؑ شیطان کے دھوکے میں آ گئیں اور پھل کھا لیا۔ پھر انہوں نے حضرت آدمؑ کو بھی دیا اور انہوں نے بھی کھا لیا۔ یوں دونوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور خطا کار ٹھہرے۔ یہ محض ایک پھل کھانے کا معاملہ نہ تھا بلکہ دراصل یہ اللہ تعالیٰ کی حکمرانی کو رد کرنے کے مترادف تھا، حالانکہ وہی شفیق خالق ہے جس نے انہیں وجود بخشا اور ہر نعمت عطا کی۔

"وہ [یعنی "نسل"] تیرے سر کو کچلے گا اور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔"—پیدایش ۳:۱۵۔

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور حواؑ کی نافرمانی کے بعد انہیں جواب دہ ٹھہرایا اور ان پر سزا نافذ کی۔ اللہ نے اعلان فرمایا کہ نافرمانی کا انجام موت ہے۔ لیکن اپنی رحمت اور حکمت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں فوراً ہلاک نہیں کیا بلکہ انہیں دنیا میں زندگی گزارنے اور نسل پیدا کرنے کا موقع دیا۔ اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم وعدہ بھی فرمایا کہ وہ ایک "نسل" بھیجے گا جو شیطان کو شکست دے گا اور آدم و حوا کی اولاد کو موت اور گناہ کے قید سے نجات دلائے گا۔ یہ اللہ کی رحمت اور فضل تھا جو قیامت تک انسانوں کے لیے امید کا پیغام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور حواؑ کو جنتِ عدن (فردوس) سے نکال دیا اور زمین پر بھیج دیا۔ یہاں انہیں اپنی زندگی محنت و مشقت سے گزارنی پڑی۔ کھیتی باڑی اور زمین سے روزی کمانا ان کے مقدر میں لکھ دیا گیا۔ پھر ان کے ہاں اولاد پیدا ہوئی۔ ان کا پہلا بیٹا قابیل (قائن) تھا، اس کے بعد ہابیل پیدا ہوا اور پھر شیث (سیت)، جو بعد میں اللہ کے نیک بندے نوحؑ کے پردادا بنے۔

—اِن واقعات کا ذکر پیدایش ۳ تا ۵ باب اور مکاشفہ ۱۲:۹ میں ہوا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت حوّا علیہما السلام کو پیدا فرمایا تو وہ پاک اور معصوم تھے، کسی بھی خطا یا گناہ سے مبرا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت میں ہمیشہ کی زندگی کی نعمت عطا فرمائی تھی۔ لیکن جب انہوں نے اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کی اور ابلیس کے بہکاوے میں آ کر نافرمانی کی، تو وہ گناہ کے مرتکب ہوئے۔ اس نافرمانی کے نتیجے میں ان پر آزمائش اور خطا کا داغ آ گیا اور یوں وہ گناہ کے بوجھ تلے آ گئے۔

ان کی اولاد بھی اسی اثر کے تحت پیدا ہوئی اور انسان فطری طور پر خطا کی طرف مائل ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی زندگی امتحان ہے۔ گناہ کا لازمی نتیجہ زوال اور موت ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے تاکہ انسان رجوع کرے اور نجات پائے۔اور وہ توبہ کا دروازہ صرف اور صرف جناب مسیح ہی ہیں اُن کی ذاتِ اقدس پر ایمان لا کر ہم نجات پا سکتے ہیں۔ آج ہی آپ کے پاس موقع ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کریں جناب مسیح کو اپنا منجی قبول کریں اور ہمیشہ کی زندگی کی نعمت حاصل کریں۔